قاری فہد اللہ☆

خاکوں کی اِشاعت سے متعلق

[ستمبر ۲۰۰۵ء تا مارچ ۲۰۰۸ء......لحہ بہ لحہ عالمی رپورٹ]

دنیا میں کسی قوم کی کامیابی کا مدار اس کی نظریاتی اور فکری قوت پر ہوتا ہے۔ جب نظریات دلائل سے بھرپور، فطری اور قابل عمل ہوں تو ان کو قبولیت عامہ حاصل ہوتی ہے اور لوگ ایسی قوم میں شامل ہونے کو اعزاز اور اپنی دنیوی اور اخروی فلاح کا سبب سمجھتے ہیں دنیا میں اگر کسی مذہب یا قوم کے پاس ایسے نظریات ہیں تو وہ اسلام اور مسلمان ہیں کہ جب ان نظریات کو پیش کیا گیا تو جہاں لوگوں نے اسے قبول کیا وہاں اس کے دشمن بھی پیدا ہوئے جنہوں نے ان نظریات کو دبانے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کر دیں۔ ماضی میں یہ عداوت مشرکین عرب اور یہود کے حصہ میں آئی اور آج ان ہی کی باقیات اس جنگ کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ عداوت کی یہ جنگ بعض دفعہ تو اسلام کی نظریاتی بنیادوں کو کمزور کرنے تک محدود رہی، لیکن جب اس طرح بات نہ بن پائی تو پھر غیر اَخلاقی حرکات کا سہارا لیا گیا۔ اس کی مثالیں ماضی میں بے شمار ہیں اور عصرِ حاضر میں نبی اکرمؐ کے توہین آمیز خاکوں اور قرآن مخالف بے ہودہ فلم کی صورت میں ظاہر کیا گیا۔ اس توہین کے حقیقی سبب کی نشاندہی فلم فتنہ کے ڈائریکٹر نے یہ کہتے ہوئے کی کہ ''میرے فلم بنانے کا سبب ہالینڈ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت ہے۔''

ستمبر ۲۰۰۵ء میں ڈینش اخبار جے لینڈز پوسٹن نے اخلاقی پستی اور اسلام دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے محسن کائنات جناب رسالت مآب ﷺ کے کارٹونز بنانے کے مقابلے کا اعلان کیا جس میں ۴۰ کارٹونسٹوں کو دعوت دی گئی اور ۱۲ بدبختوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور ان خاکوں کو ۳۰ر ستمبر ۲۰۰۵ء کے جے لینڈز پوسٹن کے پرچہ میں شائع کیا گیا۔ ذیل میں ہم ستمبر ۲۰۰۵ سے لے کر آج تک عالمی میڈیا اور اقوام عالم کا اس بارے میں کیا رویہ رہا ہے پیش کر رہے ہیں۔

ماہ ستمبر ۲۰۰۵ میں ڈینش اخبار جے لینڈز پوسٹن کے کلچرل ایڈیٹر فلیمنگ روز نے کارٹونوں کے مقابلہ کا انعقاد اس لیے کروایا کہ ایک ڈینش رائٹر کیر بلیوٹجن نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بچوں کے لیے کتاب لکھی جس میں تصویری خاکوں کے ذریعے سے آپ ﷺ کی زندگی کی وضاحت کرنا چاہتا تھا، لیکن کارٹونسٹ مسلمانوں کے شدید ردِعمل کے خوف سے اس کام پر آمادہ نہ ہوئے۔

- ۳۰ر ستمبر ۲۰۰۵: بالآخر ۳۰ ستمبر کو ڈینش اخبار جے لینڈر پوسٹن نے ان بارہ کارٹون کو شائع کر دیا۔
- ۱۴ر اکتوبر ۲۰۰۵ء: ڈنمارک کے تقریباً پانچ ہزار مسلمانوں نے کوپن ہیگن میں جے لینڈز پوسٹن آفس کے باہر ایک پرامن احتجاج کیا۔

☆ فاضل کلیۃ القرآن الکریم، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

- **۱۷ اکتوبر ۲۰۰۵ء:** مصری اخبار الفجر نے چھ خاکے شائع کیے اور اس کے ساتھ ایک آرٹیکل بھی شائع کیا جس میں کارٹونسٹ کی بھرپور ملامت کی گئی تھی۔
- **۱۹ اکتوبر ۲۰۰۵ء:** کو دس اسلامی ممالک کے سفیروں نے کارٹونز کے معاملہ میں ڈنمارک کے وزیر اعظم انڈر فوگ رسمیوزم سے ملاقات کی درخوست کی لیکن وزیر اعظم نے یہ بات کہہ کر ملنے سے انکار کر دیا کہ وہ آزدیٔ صحافت پر کوئی قدغن نہیں لگا سکتے۔
- **۲۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء:** کئی ایک مسلم تنظیموں نے ڈینش پولیس کو درخواست دی کہ اخبار جے لینڈز پوسٹن نے دفعہ 140 اور B-266 کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے لہٰذا ان پر مقدمہ چلایا جائے۔
- **۳ نومبر ۲۰۰۵ء:** جرمن اخبار ڈائی ولٹ نے ایک کارٹون شائع کیا اور اسی روز بوسنوی اخبار سلوڈینا بوسنا نے بھی کارٹونز شائع کیے۔
- **۷ نومبر ۲۰۰۵ء:** بنگلہ دیشی گورنمنٹ نے کارٹونز کے خلاف ایک پرزور سفارتی احتجاج کیا کہ ان کی اشاعت کیوں کی گئی ہے۔
- **۲۴ نومبر ۲۰۰۵ء:** اقوام متحدہ کے سپیشل رپورٹر آف ریلیجین اینڈ بلیف نے ڈنمارک مشن کو یہ درخواست کی کہ اس کیس کا بغور جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ یہ اجانب بیزاری یا نسلی تعصب کی بنیاد پہ تو منظر عام پر نہیں آیا۔
- الرائے العام کے ایڈیٹر کمال الفی کو بھی ایک سال کی سزا دی گئی اس نے بھی مذکورہ رسالہ میں کارٹون شائع کیے۔ مزید یہ کہ اس پر چھ ماہ لکھنے کی پابندی لگا دی گئی اور چھ ماہ کے لیے رسالہ کو بین کر دیا گیا۔ تاہم ایڈیٹر ضمانت پر رہا ہو گیا۔
- محمد السدی نے یمن میں جو کہ ایک انگلش روزنامے 'دی یمن اوبزرور' کے ایڈیٹر کو بھی جیل بھیجنے کا حکم دیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ پانچ لاکھ یمنی ریال جرمانہ ادا نہ کرے۔
- **۵ دسمبر ۲۰۰۵ء:** ڈنمارک کے پانچ آئمہ کا وفد ابو بشر کی قیادت میں مصر گیا اور وہاں اس سلسلے میں عرب لیگ کے سیکرٹری عمرو موسیٰ، مصر کے مفتی اعظم شیخ علی جمعہ اور شیخ الازہر شیخ محمد سعید طنطاوی اور شیخ محمد شعبان سے ملاقات کی اس میٹنگ کا اہتمام ڈنمارک میں تعینات مصری سفیر مونا عمر نے کیا۔
- **۷ دسمبر ۲۰۰۵ء:** پاکستان میں مزدور یونین نے کارٹونز کے خلاف احتجاج کیا اور اس کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ کی ہیومن رائٹس کی کمشنر لوئس اربور نے کہا کہ اقوام متحدہ کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں اقوام متحدہ ڈینش گورنمنٹ کے اس متعصب رویہ کی تحقیقات کرے گی۔
- **۱۷ دسمبر ۲۰۰۵ء:** ۱۷ دسمبر کو ڈینش ائمہ کا دوسرا وفد شیخ رعید ہلیا ہل کی قیادت میں لبنان گیا جہاں انہوں نے مفتی اعظم لبنان شیخ محمد رشید کسانی، محمد حسین فضل اللہ اور میری ونٹ چرچ لیڈر نصر اللہ سفیر سے ملاقات کی، اور ۳۱ دسمبر کو واپس ڈنمارک پہنچے۔ اسی دوران امام احمد اکری شام گئے اور مفتی اعظم شیخ احمد بدرالدین حسان کے سامنے اپنے معاملے کی نوعیت واضح کی اور ایک وفد ترکی، سوڈان، مراکو، الجیریا اور قطر گیا جہاں ابو لبان نے شیخ یوسف

القرضاوی کو واقعہ کی نوعیت کے بارے میں بریف کیا۔

- ۱۹دسمبر۲۰۰۵ء: ڈنمارک کے ۲۲سفراء نے ڈینش وزیراعظم کے ۱۲مسلم سفیروں کو نہ ملنے پر سخت تنقید کی۔ اسی طرح کونسل آف یورپ نے بھی ڈینش گورنمنٹ پر خاکوں کی اشاعت کے خلاف سخت احتجاج کیا اور ان کے آزادیٔ پریس کے نظریہ پر سخت تنقید کی۔
- ۲۹دسمبر۲۰۰۵ء: عرب لیگ نے ڈینش گورنمنٹ کو اس معاملہ میں کوئی باقاعدہ ایکشن نہ لینے پر سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔
- یکم جنوری۲۰۰۶ء: ڈنمارک کے وزیراعظم نے اپنے سالانہ خطاب میں کہا کہ میں بھوت صفت مسلمانوں کے جوابی اقدامات اور کوششوں کو غلط قرار دیتا ہوں۔
- ۷رجنوری۲۰۰۶ء: سویڈش ایکسپریشن اخبار اور خواتین ایڈیشن کویل پوسٹن اور اخبار GT نے دو خاکوں کی اشاعت کی۔
- ۱۰رجنوری۲۰۰۶ء: ناروے کے اخبار میگزنٹ نے تمام کے تمام خاکے شائع کیے۔
- ۲۳رجنوری۲۰۰۶ء: ڈنمارک حکومت نے سفارتی سطح پر اقوام متحدہ کے رپورٹر کو اس کی ۲۴نومبر کی درخواست کا جواب اِرسال کیا۔
- ۲۴رجنوری۲۰۰۶ء: سعودی حکومت نے کارٹونسٹ کو سخت سزا دینے کا اپنا پہلا عوامی پیغام جاری کیا۔
- ۲۶رجنوری۲۰۰۶ء: سعودی حکومت نے اپنے سفیر کو واپس بلالیا اور ڈنمارک کا مکمل تجارتی بائیکاٹ کردیا اس کے ساتھ کویت اور دوسرے مشرق وسطیٰ کے ممالک نے بھی مکمل معاشی بائیکاٹ کا اعلان کیا۔
- ۲۷رجنوری۲۰۰۶ء: جے لینڈز پوسٹن کی ویب سائٹ پر پہلا اٹیک ہوا اور اس کی ویب سائٹ کو بند کردیا گیا۔
- ۲۸رجنوری۲۰۰۶ء: سعودی عرب میں ڈنمارک کے سفیر نے AP ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے جے لینڈز پوسٹن پر سخت تنقید کی اور کہا کہ یہ لوگ اسلامی تعلیمات سے دور کی بھی واقفیت نہیں رکھتے۔ اسی طرح او آئی سی نے مطالبہ کیا ہے کہ ڈنمارک حکومت فوری طور پر خاکوں کی اشاعت کو غلط قرار دے۔ ارلا فوڈ (ڈینش فوڈ کمپنی) نے مشرق وسطیٰ کے ایک اخبار کے ذریعے بائیکاٹ ختم کروانے کی کوشش کی۔
- ۲۹جنوری۲۰۰۶ء: لیبیا نے ڈنمارک میں اپنا سفارتخانہ بند کردیا۔ حکومت ڈنمارک نے اعلان کیا ۲۸ جنوری کو جو ڈینش سفیر نے AP ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیا ہے اس کو ڈنمارک حکومت کی ترجمانی نہ سمجھا جائے بلکہ یہ اس کا اپنا نظریہ ہے۔ افغانی صدر حامد کرزئی نے اس کو ایک Mistake (غلطی) قرار دیتے ہوئے کہا کہ اُمید ہے کہ مستقبل میں میڈیا ایسی غلطیاں نہیں کرے گا۔ ڈینش پرچم کو نابلس اور ہیرن میں جلایا گیا۔ یمن اسمبلی نے کارٹونز کی اشاعت کو غلط قرار دیا۔ او آئی سی نے اقوام متحدہ پر زور دیا کہ اس مسئلہ کا کوئی ایسا مستقل حل تلاش کیا جائے جس سے کسی بھی مذہب کے خلاف زبان درازی ممنوع قرار پائے۔ بحرین اور شام کی حکومت نے بھی کارٹونز کی اشاعت کی مذمت کی۔ فلسطینی اسلامک جہاد موومنٹ نے ڈینش اور نارویجن کو کہا کہ ۴۸ گھنٹوں کے اندر غزہ خالی کردیں۔ الاقصی بریگیڈ نے ۷۲ گھنٹوں کے اندر غزہ خالی کرنے کا الٹی میٹم دیا۔ ڈنمارک کے خبر رساں ادارے نے سروے کیا جس میں ۲۱ فیصد لوگوں نے کہا ڈینش وزیراعظم اس کی مسلمانوں سے معذرت

کریں۔ ۵۲ فیصد لوگوں نے کہا کہ آزادیٔ صحافت ہے اور یہ ڈینش پریس کا حق ہے۔ ۴۴ فیصد لوگوں نے یہ رائے دی کہ ڈینش وزیراعظم کو چاہیے کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے بھرپور کوشش کریں ۳۸ فیصد لوگوں نے کہا کہ جے لینڈز پوسٹن کو مسلمانوں سے معافی مانگنی چاہیے۔ ۵۸ فیصد لوگوں نے یہ رائے دی کہ جے لینڈز پوسٹن کا حق ہے اور اس سے وہ مسلمانوں کے تنقیدی مزاج کا اندازہ بھی کرسکیں گے۔ قطر نے ڈینش اشیاء کا مکمل بائیکاٹ کردیا۔

- **۳۰ رجنوری ۲۰۰۶ء:** جے لینڈز پوسٹن نے اپنی طرف سے ایک معافی نامہ جاری کیا جس میں کارٹونز شائع کرنے کے بجائے مسلمانوں کو پہنچنے والی تکلیف پر معافی مانگی گئی تھی۔ فلسطینی تنظیم الفتح نے یورپی یونین کے ایک آفس پر کارٹونز کی اشاعت کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہوئے قبضہ کرلیا۔ ڈینش وزیراعظم نے کہا کہ میں ذاتی طور پر خاکوں کی اشاعت کے معاملہ سے لاتعلق ہوں، لیکن یہ نہیں بتا سکتا کہ اس بارے میں حکوست کا کیا رویہ ہونا چاہیے۔ یورپی یونین نے یہ کہہ کر ڈنمارک کی پشت پناہی کی کہ یورپی ڈنمارک کی اشیاء کا بائیکاٹ کرنا بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ ڈینش ریڈکراس نے کہا ہے کہ ڈینش ورکر دھمکیاں موصول ہونے کے بعد غزہ اور یمن کو خالی کررہے ہیں۔ جے لینڈز پوسٹن نے ایک دوسرا کھلا خط شائع کیا جس میں مسلمانوں سے معافی مانگی گئی ہے کہ ہمارے اقدام سے مسلمانوں کو جو تکلیف ہوئی ہے ہم اس پر معذرت چاہتے ہیں۔ عراقی مجاہدین نے ناروے اور ڈنمارک کے خلاف شدید ہڑتال کرنے کا اعلان کیا۔ الاقصیٰ بریگیڈ نے یورپی یونین کے آفس میں ہلچل مچادی اور اس کے ساتھ یہ دھمکی بھی دی کہ اگر یورپی یونین نے سرکاری طور پر معافی نہ مانگی تو ورکرز کو اغواء کرلیا جائے گا یہاں تک کہ وہ معافی مانگیں۔
- **۳۱ رجنوری ۲۰۰۶ء:** ڈینش مسلم ایسوسی ایشن نے کہا کہ ہم جے لینڈز پوسٹن اور ڈینش وزیراعظم کی طرف سے مانگی گئی معافی سے مطمئن ہیں اور اب ملک کی خراب صورتحال کو درست کرنے کی کوشش کریں گے۔ الاقصیٰ بریگیڈ فلسطین نے کہا ہے کہ سیکنڈے نیوین ممالک کے بارے میں جو دھمکیاں دی گئی ہیں وہ حقیقت پر مبنی ہیں۔ ۱۷ اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ نے دوبارہ مطالبہ کیا کہ کارٹونز کے Author کو قرار واقعی سزادی جائے اور اس بات کی یقین دہانی کرائی جائے کہ آئندہ ایسے واقعات نہیں ہوں گے۔ ڈنمارک کے وزیراعظم 'ایڈرفوگ رسموزن' نے ایک پریس کانفرنس میں زور دے کر کہا کہ ڈینش یا انگلش عوام کسی ایسے اقدام سے قطعی گریز کریں جس سے حالات خراب ہونے کا خدشہ ہو اور ڈنمارک کی مسلم کمیونٹی سے بھی یہ گزارش کی ہے کہ وہ بھی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کریں اور اس کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ پریس کی آزادی ڈینش سوسائٹی کا حصہ ہے اور ہم ابھی کسی ایسی پوزیشن میں نہیں ہیں کہ میڈیا پہ کوئی پابندی لگاسکیں کہ وہ کیا پرنٹ کرے اور کیا نہ کرے۔ مزید کہا کہ ہم مسلمانوں سے دوبارہ پہلے کی طرح ڈائیلاگ چاہتے ہیں جس کی بنیاد دوستی پہ ہو اور ہمیشہ باقی رہے اس نے الجزیرہ ٹیلی ویژن کو درخواست کی کہ وہ کوئی ایسا پروگرام تشکیل دے جس میں ہم ایسے تمام امور کی وضاحت کرسکیں۔ بحرین کی نیشنل اسمبلی نے ڈیمانڈ کی کہ ملکہ ڈنمارک اور ڈنمارک گورنمنٹ مسلمانوں سے

معافی مانگے۔ ورنہ ہم ڈنمارک کی تمام اشیاء کا سرکاری بائیکاٹ کریں گے اور GCC ممالک کے ساتھ مل کر تیل کی برآمد بھی بند کر دیں گے یاد رہے کہ مذکورہ ممالک یومیہ 159000 بیرل تیل برآمد کر رہے ہیں۔ فلسطینی تنظیم حماس نے مطالبہ کیا کہ ۱۲ آرٹسٹ اور جے لینڈز پوسٹن کو سخت سزا دی جائے۔ روسی صدر ویلادی میر پوٹن نے کہا کہ ڈینش حکومت مسلمانوں کی توہین کو آزادی صحافت کا نام دے رہی ہے۔ آئس لینڈ کے اخبار DV نے دو خاکوں کی اشاعت کی۔ الجزیرہ ٹیلی ویژن نے ڈنمارک کی مسلم برادری کے بنیادی لیڈر رفواد البرازی کا خطاب نشر کیا جس میں انہوں نے ڈنمارک کے قرآن جلانے جیسے عالمگیر اور شرمناک پلان کے بارے میں مسلم اُمہ کو بریفنگ دی اور خبردار کیا۔

◉ **یکم فروری ۲۰۰۶ء:** فرانسیسی اخبار فرانس سٹونر نے کارٹونز کی اشاعت کی اور مزید ایک اور خاکہ اپنی طرف سے داخل کیا۔ جرمن اخبار ڈی ویلٹ، اٹالین اخبار لاسٹمیا اور ہسپانوی اخبار EP نے خاکوں کی اشاعت کی۔ ڈچ اخبارات والکس کرینٹ NRC، ہیڈلنز یلڈ اور ایلویبنے خاکوں کی اشاعت کی۔ شام میں ڈینش سفارتخانے کو بم کی افواہ پر خالی کر دیا گیا۔ شام نے اپنا سفیر ڈنمارک سے واپس بلا لیا۔ فن لینڈ کے وزیر خارجہ نے ڈنمارک کے انتہائی سست رویہ پر شدید تنقید کی۔ روس کے آرتھوڈیک چرچ اور مفتیان نے یورپینز کی کارٹونز دوبارہ شائع کرنے پر سخت تنقید کی۔ چیچن پولیٹیکل لیڈر شامل بسیوف نے بھی کارٹونز کی اشاعت پر سخت مذمت کی۔ کوپن ہیگن میں جے لینڈز پوسٹن کے ہیڈ آفس کو بم سے اُڑانے کی دھمکی پر خالی کر دیا گیا۔ ملائیشیا کی ایک طاقتور مسلم آرگنائزیشن نے مطالبہ کیا کہ ملائیشین گورنمنٹ کارٹونز کی اشاعت پر ڈنمارک حکومت کے خلاف پرزور احتجاج کرے۔ انڈونیشیا کی وزارت داخلہ کے ترجمان نے کارٹونز کی اشاعت یہ کہتے ہوئے مذمت کی ہے کہ پریس کی آزادی کا مفہوم مذاہب کی توہین نہیں ہے۔ عمانی تاجروں نے ڈنمارک کی اشیاء کا بائیکاٹ کر دیا۔

◉ **۲ رفروری ۲۰۰۶ء:** جرمن اخبار ڈائی رینٹ نے کارٹونز شائع کیے۔ ڈنمارک کے وزیر اعظم نے العربیۃ ٹیلی ویژن پر خطاب کیا۔ جارڈن کے اخبار الشیھان نے کارٹونز شائع کیے جس پر اس کے منیجر کو گولی ماردی گئی۔ امریکن اخبار نیویارک سن اور بیلجئن اخبار سٹوئرنے کارٹونز کی اشاعت کی۔ فرانسیسی اخبار 'لی مونڈ' نے آپ ﷺ کے (نعوذ باللہ) چہرے کا خاکہ شائع کیا اور نیچے لکھا: "I MAY NOT DRAW PROPHET" نحاروف میوزیم کے ڈائریکٹر 'یوری سموڈروف' نے 25,hours ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ہم ان کارٹونز کی نمائش منعقد کرائیں گے اور مزید یہ کہ سلمان رشدی کے بدنام زمانہ ناول Shtanic Verses کے نیو ایڈیشن میں ڈینش کارٹون بھی شامل کر کے شائع کریں گے۔ ملا کریکر جو کہ انصار الاسلام کے لیڈر ہیں اور ناروے میں رہ رہے ہیں، نے کہا کہ کارٹونز ہمارے خلاف جنگ کا اعلان ہیں اور ہم اس جنگ کے لیے تیار ہیں۔ ۵ رنارڈک ملکوں کے بشپس نے کارٹونوں کی اشاعت پر سخت تنقید کی اور کہا کہ جو لوگ بار بار یہ حرکات کر رہے ہیں وہ خطرناک عزائم رکھتے ہیں ان کو کس نے یہ اجازت دی ہے کہ وہ بالکل آزاد ہو کر ہر وہ کام کریں جس کو وہ اچھا سمجھتے ہیں اور جس میں کسی مذہب اور عقیدہ کی توہین کی جائے۔ الاقصیٰ بریگیڈ نے یورپی یونین کے

آفس کا محاصرہ کرلیا اور احتجاجاً ایک جرمن باشندے کو اغواء کرلیا۔ برٹش اسلامک گروپ العرابہ نے ایک مضمون شائع کروایا جس میں یہ کہا کہ جن لوگوں نے محمد عربی ﷺ کی توہین کی ہے ان کو قتل کردو اور اس پر قرآن وحدیث سے دلائل دیئے ہیں۔ ڈینش کمپنی ارلا فوڈز نے رپورٹ دی کہ بائیکاٹ کی وجہ سے کروڑوں ڈالر کے گھاٹے پڑ رہے ہیں۔ برٹش نیشنل پارٹی نے اپنے ویب پیج پر کارٹونز شائع کیے۔

◉ **۳رفروری۲۰۰۶ء:** ڈنمارک کے وزیر اعظم نے متعدد سفیروں سے ملاقات کی جس پر مصری سفیر نے کہا کہ ڈنمارک حکومت مسلمانوں کو مطمئن کرنے کے لیے سخت کوشش کرے۔ انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ میں مشتعل مظاہرین نے ڈینش سفارتخانہ بند کرنے کا مطالبہ کیا اور تمام فرنیچر باہر نکال دیا۔ بعدازاں سفیر نے مظاہرین کے لیڈر سے مذاکرات کیے جس پر صورتحال کنٹرول میں آئی۔ انڈین نیوز پیپر 'دی ٹائم آف انڈیا' نے ۱۲ خاکے شائع کیے جس پر مسلمانوں نے اس کی کاپیاں جلادیں۔ برطانیہ کے سیکرٹری خارجہ نے یورپی میڈیا پر پابندی لگائی کہ وہ کسی قسم کے خاکے شائع نہ کریں۔ آسٹریلین ٹیلی ویژن SBS اور ABC نے اپنی رات کی خبروں میں کارٹونز نشر کیے۔ بیلجئین مسلمانوں نے کہا ہے کہ کارٹونز کی اشاعت اسلام پر ایسا حملہ ہے جسے کسی طرح بھی قبول نہیں کیا جاسکتا۔ لندن میں مسلم کمیونٹی نے مرکزی جامع مسجد لنڈن سے لے کر ڈینش سفارتخانے تک ایک لانگ مارچ کیا مظاہرین نے مختلف قسم کے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔ ڈینش مسلم امام احمد ابولبان اور جے لینڈز پوسٹن کے کلچرل ڈائریکٹر ڈینش TV کے پروگرام Hard Talk میں اکٹھے ہوئے۔ US ڈیپارٹمنٹ آف سٹیٹ کے ترجمان نے کہا کہ ہم پریس کی آزادی کے حامی ہیں، لیکن اس آزادی کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ مذاہب کی توہین کی جائے اور ایسی حرکات کسی طرح بھی قبول نہیں کی جائیں گی۔ پاکستانی سینٹ نے یہ متفقہ قرار داد پاس کی کہ ہم ڈینش نیوز پیپرز کی اس گستاخانہ اور معیوب حرکت پر سخت مذمت کرتے ہیں۔ ساؤتھ افریقہ کے جج محمد جیہائے نے ایک درخواست کی فوری سماعت کرتے ہوئے پورے ساؤتھ افریقہ میں کارٹونز کی اشاعت پر پابندی عائد کردی بعدازاں بعض پولیٹیکل اور سول تنظیموں نے اس فیصلے کے خلاف تردیدی بیانات دیئے۔ بیلجئن نیوز پیپرز 'لا ربز' نے ایک گیم شائع کی جس میں نقطوں کی مدد سے خاکہ بنانے کی توہین آمیز حرکت کی گئی۔

◉ **۴رفروری۲۰۰۶ء:** نیوزی لینڈ کے ڈیلی اخبار The Dominion Post نے خاکے شائع کیے اور ان کے ساتھ ایک وضاحتی آرٹیکل بھی شائع کیا۔ پولینڈز کے اخبار 'ریزیز پوسپولیٹا' نے خاکے شائع کیے۔ زیک اور ایم۔ ایف۔ ڈی۔ این۔ ای۔ ایس نے اس پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔ لندن میں ڈینش سفارتخانے کے باہر مسلم مظاہرین نے منظم انداز سے مظاہرے کیے۔ سیریا کی وہ بلڈنگ جس میں 'ڈنمارک' اور 'چلی' کے سفارتخانے تھے، اس میں مظاہرین کی طرف سے بم پھینکے جانے پر آگ بھڑک اٹھی۔ جس سے ڈنمارک کے سفارتخانے کو بند ہونے کی وجہ سے جزوی نقصان پہنچا اس حادثہ کی بناء پر ڈنمارک کی وزارت خارجہ نے اعلان جاری کیا کہ سیریا میں جو بھی ڈینش لوگ رہتے ہیں فوراً سیریا سے نکل جائیں۔ ڈنمارک کا سفارتکار حملے سے پہلے سیریا کی گورنمنٹ سے کہہ چکا تھا کہ عمارت کا اچھے طریقے سے دفاعی انتظام کیا جائے۔ ڈینش حکومت نے سیریا سے سیاسی تعلقات منقطع

نہیں کیے۔ ناروے کے سفارتخانے کی بلڈنگ میں حملہ کے باعث آگ بھڑک اٹھی ناروے کے وزیر خارجہ نے تمام نارویجن لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ فوراً سیریا سے نکل جائیں۔ ہولی سی نے کہا ہے کہ آزادئ اظہار رائے کا مطلب یہ نہیں کہ دیگر مذاہب کے عقائد کو نشانہ بنایا جائے، لیکن گورنمنٹ کو کسی اخبار کے خلاف ایکشن لینے کا اختیار نہیں ہونا چاہیے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ڈنمارک کے سب سے پہلے خاکے شائع کرنے والے اخبار کی معذرت قبول کرلیں۔ امریکہ نے سیریا پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ وہ ڈیماسکو میں سفارتخانے کی مناسب حفاظت سے قاصر رہا ہے۔ وائٹ ہاؤس نے بیان جاری کیا ہے کہ ہم اپنے یورپی اتحادی اور ڈنمارک کی خودمختاری پر ان کے ساتھ ہیں اور سیریا کے اس اقدام کی مذمت کرتے ہیں۔ ایرانی صدر احمدی نژاد نے کہا کہ خاکے شائع کرنے والے تمام ممالک سے بائیکاٹ کیا جائے۔ ڈنمارک حکومت نے جے لینڈز پوسٹن کو دباؤ کے باوجود اپنی رائے کا کھل کر اظہار کرنے پر وکٹوریہ ایوارڈ دیا۔ غزہ میں موجود جرمنی کا ثقافتی ٹاور مظاہرین نے تباہ کردیا۔ یوکے کے وزیر اطلاعات نے، سنڈے ٹیلیگراف کو انٹرویو دیتے ہوئے کہ ۳رفروری کو مسلمان مظاہرین نے ایسے پلے کارڈ (کتبے) اٹھا رکھے تھے جن پر درج تھا'' کارٹونسٹ کو قتل کیا جائے'' اور مظاہرین کی پولیس سے بھی ہاتھا پائی ہوئی۔ ایران نے خاکے شائع کرنے والے تمام ممالک سے اپنے سفراء کو واپس بلا لیا ہے اور ان ممالک کے صحافیوں کی ایران آمد پر پابندی عائد کردی۔ ڈنمارک کے بیروت میں واقع سفارتخانے کے باہر مظاہرہ کرنے پر پولیس نے بہت سے مظاہرین کو گرفتار کرلیا جن میں سے نصف سیریا کے باشندے تھے۔ لبنان میں مظاہرین نے ڈنمارک کے سفارتخانے کو نشانہ بناتے ہوئے نقصان پہنچایا۔

- **۶رفروری ۲۰۰۶ء**: یوکرائن کے اخبار 'سیوودنیا' اور سلوینی اخبار 'فلکیڈ نا' نے کارٹون شائع کیے۔ دس ہزار پرامن مظاہرین نے فرانس کے شہر پیرس میں تین گھنٹے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر پیدل مارچ کیا۔ فرانسیسی وزیراعظم، ڈومینک ڈی ویلیپن نے خاکوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے تشدد کی نفی کی جس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور اس نے بردباری اور دوسرے مذاہب کا احترام کرنے کی اپیل کی۔ افغانستان میں تین مظاہرین جو خاکوں کے خلاف مظاہرہ کررہے تھے کو قتل کردیا گیا۔ ڈنمارک کی وزارت خارجہ نے اپنے باسیوں سے کہا ہے کہ وہ مندرجہ ذیل ملک میں چھٹیاں گزارنے مت جائیں، مصر، مراکش، تیونس، الجزائر، لیبیا، اومان، متحدہ عرب امارات، قطر، بحرین، جورڈن، ایران، پاکستان اور افغانستان۔ یاد رہے ان ممالک میں سفر کے لیے ۳۰۰۰ ہزار لوگوں نے ٹکٹ خرید لیے تھے۔ احمد اکری جو ڈنمارک میں موجود ۲۹ مسلم تنظیموں کے ترجمان ہیں، نے ڈنمارک کے وزیراعظم اینڈرفوگ رازمیوشن کو درخواست کی ہے کہ وہ ٹیلی ویژن پر آکر وضاحت کریں کہ ڈنمارک کے وزیراعظم یا ملکہ نے ان لوگوں کو کیوں پناہ دے رکھی ہے۔ آئرلینڈ کی اکانومی کلاس مسافر ائرلائن (سٹرلنگ اے/ایس) نے اپنی مصر کی تمام پروازیں اس وقت روک دیں جب ڈنمارک کی وزارت خارجہ نے انہیں تنبیہ کی۔ انڈونیشیا میں مظاہرین نے ڈنمارک کے کونسل خانے کو شدید نقصان پہنچایا علاوہ ازیں انہوں نے

امریکی سفارتخانے میں بھی توڑ پھوڑ کی کوشش کی۔ امریکی سفارتخانے پر حملے کے دوران ان کی پولیس سے مڈبھیڑ ہوئی اور انہیں انتباہ کیا گیا کہ اگروہ آگے بڑھے تو انہیں گولی ماردی جائے گی۔ لبنانی گورنمنٹ نے ڈنمارک حکومت پر واضح کیا کہ وہ ڈینش سفارتخانے کو تحفظ فراہم کرنے سے قاصر ہے۔ ایران کے شہر تہران میں آسٹریلیا کیسفارتخانے پر بموں سے حملہ کیا گیا تاہم آگ پھیل نہ سکی اور سکیورٹی فورسز نے جلد اس پر قابو پالیا یہ بھی یادرہے کہ آسٹریلیا یورپی یونین کا موجودہ چیئر مین ہے۔ برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر نے کہا کہ ڈنمارک کے لیے ہماری تمام تر سپورٹ اورقوت مہیا ہے۔ اسی طرح کے ریمارکس 'نیٹو' کے جنرل سیکرٹری جیپ ڈی ہوپ شیفر نے ڈنمارک کے لیے دیے۔ اسرائیل کے انگریزی اخبار 'دی یروشلم' نے بھی یہی کارٹون چھاپے اگرچہ وہ اس قدر چھوٹے تھے کہ انہیں دیکھنا بھی مشکل تھا۔ ایران نے ای۔یو سے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی تمام تر تجارت ڈنمارک سے منقطع کردی۔ انڈونیشیا میں ملازمین کی استدعا پر ڈینش سفارتخانہ بند کردیا گیا۔ ایران میں موجود ڈنمارک کے سفارتخانے کی بلڈنگ پر ۲۰ دستی بموں سے حملہ کیا گیا تاہم بلڈنگ محفوظ رہی۔ ڈنمارک میں موجود امریکی سفیر نے بیان دیتے ہوئے کہا ڈنمارک کے میڈیا کی امریکہ **مکمل ۱۰۰** فیصد تائید کرتا ہے اس نے یہ بھی کہا کہ امریکہ میڈیا کی مکمل آزادی پر یقین رکھتا ہے اور وہ ڈنمارک کے میڈیا کے متعلق کسی قسم کی مداخلت برداشت نہیں کرے گا۔ سیریا کے مفتی اعظم نے ڈنمارک سے تعلق منقطع کردیے اور کہا کہ جونہی حالات بہتر ہوں گے ان تعلقات کو دوبارہ بحال کردیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ دس ہزار مظاہرین نے ڈنمارک کے سفارتخانے کا گھیراؤ کیا جب کہ اسے جلانے میں دس یا پندرہ افراد کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسے دوبارہ اس سے بہتر تعمیر کر کے ڈینش لوگوں کو تحفہ دیں گے یہ باتیں انہوں نے TV2 کو انٹرویو دیتے ہوئے کہیں اور ڈنمارک کے لوگوں کو قرآن کا تحفہ دیا۔ سیریا نے ڈنمارک کے سفارتخانے کی حفاظت نہ کرسکنے پر سرکاری طور پر ڈنمارک سے اظہار افسوس کیا۔ ڈینش افیوجی کونسل جو کہ چیچنیا میں سب سے بڑی انسانی فلاحی تنظیم ہے یہ چیچنیا اور ڈلگیٹس میں بہت سے لوگوں کو خوراک مہیا کرتی ہے، سے چیچن حکومت نے کہا ہے کہ موجودہ انتشار کے پیش نظر وہ چیچنیا سے نکل جائے یادرہے کہ اس تنظیم کو سوڈان میں بھی امدادی کام کرنے میں دشواریوں کا سامنا ہے۔ ایک ایرانی اخبار ہمشاری نے 'ہولوکاسٹ' پر ایک کارٹون بنانے کے مقابلہ کیا ہے جو کہ جیلینڈز پوسٹن اخبار میں چھپنے والے کارٹون کی جوابی کاروائی ہے۔ بلگرام ایئربیس کے قریب دو آدمی احتجاجی مظاہرے میں مارے گئے۔ ڈنمارک کا باشندہ جو اس بدامنی کو پھیلانے کا ذمہ دار ہے، نے کہا ہے کہ اپریل ۲۰۰۳ء میں نے عیسٰی کے یوم آخرت کے حوالہ سے کارٹون بنا کر اس اخبار کو بھیجے، لیکن اس کے ایڈیٹر نے یہ کہتے ہوئے انہیں واپس کردیا کہ میں نہیں سمجھتا کہ لوگ اسے حقیقت سمجھتے ہوئے اس سے محظوظ ہوں لہذا کارٹون نہیں چھاپے گئے۔ ایک ہزار نے فرانس کے شہر پیرس میں دوبارہ یہی خاکے یورپی یونین کے اخبار میں چھپنے پر احتجاج کیا۔ ایک ڈینش باشندے نے جے لینڈز پوسٹن اخبار کے خلاف ملک میں بدامنی پھیلانے کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ ٹیری ڈیوس جو کہ یورپی یونین کا جنرل سیکرٹری ہے نے کہا کہ اگرچہ کارٹون شائع کرنا قانوناً ٹھیک تھا، لیکن اس میں اخلاقی

حدود سے تجاوز کیا گیا۔

◉ ۷رفروری۲۰۰۶ء: ایران کے شہر تہران میں ڈنمارک کونسل کے سامنے مظاہرین پر آنسوگیس کی شیلنگ کی گئی۔ افغانستان میں ہزاروں مظاہرین کے پولیس اور نیٹو کے امن دستوں کے مابین جھڑپیں ہوئیں۔ افغانستان کے مغربی صوبے فریاب کے دارالخلافہ میمان میں ایک ملٹری بس کے اندر ۳ افراد اس وقت ہلاک ہوگئے جب مظاہرین نے ان پر حملہ کیا۔ کچھ دیر بعد بیس اور افراد جن میں ۵ ناروے کے باشندے تھے ایک گرنیڈ کے پھٹنے سے زخمی ہوگئے۔ اٹلی کے وزیراعظم سلویؤ رنے ترکی سے کہا ہے کہ اس تعصب کا خاتمہ کرنا چاہیے۔ یہ بات اس نے اس وقت کہی جب رومن کیتھولک کا ایک پادری قتل کیا گیا۔ طالبان نے مسلمانوں پر زور دیا ہے کہ خاکے شائع کرنے والوں کے خلاف اعلان جہاد کیا جائے۔ ایک تحقیق کے بعد ڈینش پولیس اس نتیجہ پر پہنچی کہ ایک گارڈ کو دو ترکیوں کے قتل کرنے والی کہانی جھوٹی ہے۔ طلباء کے ایک اخبار کے ایڈیٹر کو اس وقت معطل کردیا گیا جب اس نے محمد ﷺ کے خاکے شائع کیے۔ کارڈف یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس یونین کا اخبار 'گیرریڈ' وہ پہلا اخبار ہے جس نے آپ ﷺ کے خاکے شائع کیے جو عالمی مظاہروں کا سبب بنے انہوں نے اس کی آٹھ ہزار کا پیاں جلا دی تھیں۔ تہران میں تقریباً ایک سو مظاہرین نے ناروے کے سفارتخانے پر حملہ کیا اس پر پتھراؤ کیا اور دستی بم پھینکے۔ ڈینش طلباء تنظیموں نے مل کر آرس میں پرامن احتجاج کیا، لیکن یہ احتجاج ڈنمارک کے حق میں تھا۔ اس کا مقصد مسلم امہ پر واضح کیا کہ ڈنمارک حکومت اس مسئلہ میں تنہا نہیں ہے بلکہ عوام بھی اس کے ساتھ ہے۔ امریکی صدر بش نے اینڈرز فوگ کو فون کر کے یقین دلایا کہ وہ ان حالات میں ڈنمارک کے ساتھ ہیں۔ نیویارک پریس نامی رسالے کے ذمہ داران نے خاکے شائع کرنے پر احتجاجاً واک آؤٹ کیا۔ ریپبلک نامی اخبار نے چار خاکے شائع کیے۔ یمنی گورنمنٹ نے دو پرائیویٹ اخبار 'یمن ویزور' اور الجروبیۃ کے لائسنس اس وجہ سے منسوخ کردیے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے منسوب خاکوں کی اشاعت کی۔

◉ ۸رفروری۲۰۰۶ء: فرانس کے ہفتہ وار میگزین جارلی حیبدو نے ۱۲ کارٹون شائع کیے ان کے ساتھ ایک نیا کارٹون بھی شائع کیا جو آپ ﷺ کی طرف منسوب تھا۔ یہ کارٹون فرانسیسی خاکہ نویس 'کابوٗ' نے بتایا کہ مذکورہ اخبار کو اشاعت سے پہلے 'فرنچ مسلم آرگنائزیشن'، 'فرنچ کونسل آف مسلم فیتھ' پیرس کی طرف سے روکا گیا تھا۔ ڈنمارک کے غیر ملکی قوانین کے ماہر جینز نے کہا کہ میرے خیال کے مطابق خاکے شائع کرنے والے اخبار کے چیف ایڈیٹر کارسٹن خاکوں کی اشاعت سے مبرا ہیں۔ برازیل کے سب سے زیادہ فروخت ہونے والے میگزین وجاء نے بھی تین کارٹون شائع کیے اور یہی خاکے ان کی ویب سائٹ پر بھی موجود تھے۔ کینیڈا اور آئرلینڈ کی کنگ ایڈورڈ یونیورسٹی کے منتظمین نے طلباء اخبار، کیڈر کو ایک کیمپس میں خاکے شائع ہونے کے بعد تقسیم کرنے کا حکم جاری کیا۔ اگرچہ کیمپس کے منتظمین نے اس کی دو ہزار کاپیاں اپنے قبضے میں لے لیں۔ کینیڈا کی سینٹ میری یونیورسٹی کے ڈائریکٹر پروفیسر پٹیر مارچ نے خاکے شائع کرنے والے اخبار کی اس کاپی کو جو اس کے دفتر کے پتہ پر ارسال کی گئی تھی طلباء کے احتجاج پر نذر آتش کردیا۔ ایرانی اخبار نے ہولوکاسٹ کے کارٹون شائع

کیے چند دنوں بعد جب جے لینڈز پوسٹن کو اس کے خاکے شائع کرنے کے بارے میں کہا گیا تو چیف ایڈیٹر نے کہا کہ ہم ہولوکاسٹ کے خاکے شائع کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں کیونکہ حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔

- **۹رفروری۲۰۰۶ء:** مصری اخبار القمر نے اپنی ویب سائٹ سے اکتوبر ۲۰۰۷ کے اخبار کے سرورق جس پر خاکے تھے کو ختم کردیا۔ روس کے اخبار ولگوگریڈ اور جورڈسکائی وزٹ نے ایک نیا کارٹون جس کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کی گئی تھی شائع کیا۔ جاپانی گورنمنٹ کی مداخلت کے باوجود اس اخبار نے یہ کہتے ہوئے خاکے شائع کردیے کہ میڈیا آزاد اور خود مختار ہے حکومت اس میں مداخلت نہ کرے۔ خاکوں کے شائع ہونے پر جاپانی حکومت نے کوئی ایکشن نہ لیا۔ روزنامہ اللینس، اللینس کی یونیورسٹی کا سرکاری اخبار ہے اس نے چھ خاکے شائع کیے۔ سویڈن کے اخبار نے اطلاع دی کہ دفتر خارجہ کی یقین دہانی کے باوجود یہ خاکے ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ نیویارک ٹائم نے مکہ میٹنگ میں کہا کہ کارٹونز کی اشاعت واضح ترین ظلم ہے۔
- **۱۰رفروری۲۰۰۶ء:** احمد ابولبان نے ڈنمارک کو بہترین اور معتدل ملک قرار دیا ہے اور کہا کہ اس کے خلاف تشدد بند کیا جائے۔ ناروے کے عیسائی اخبار میگازینٹ کے ایڈیٹر نے خاکوں کی اشاعت پر معذرت کی۔ ناروے مسلم تنظیم نے اس کی معذرت قبول کرلی اور امید کی کہ اس معاملے کو ختم کردیا جائے گا۔ کینیا میں جھگڑے کے دوران ایک آدمی جو خاکوں کے خلاف احتجاج کررہا تھا مارا گیا۔ رپورٹرز کے مطابق کینیا کی پولیس نے مظاہرین پر فائرنگ کی۔ جس کے نتیجہ میں ایک آدمی شدید زخمی ہوگیا۔ ایشیائی مسلمانوں نے بڑی بڑی ریلیاں نکالیں۔ قیسڈونا میں دو اخبارات 'وم' اور 'ویسٹ' نے ۱۲ خاکے شائع کیے۔ ڈنمارک کے سفراء اور سیاسی ملازمین نے نامساعد حالات کی بناء پر ایران، سیریا اور انڈونیشیا کو چھوڑ دیا۔
- **۱۱رفروری۲۰۰۶ء:** پیرس میں اینٹی کارٹونز مظاہرین نے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر درج تھا۔ بہنوں کو رلا کر، بھائیوں کو ستا کر تم نے محمد ﷺ کی توہین کی ہے۔ اس اشتعال انگیز کام کو ختم کیا جائے۔
- **۱۲رفروری۲۰۰۶ء:** آئرلینڈ کے صدر نے خاکوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کا مشتعل ہونا بجا ہے۔
- **۱۳رفروری۲۰۰۶ء:** ایران کے سب سے معروف اخبار نے ہولوکاسٹ پر کارٹونز کے مقابلہ کا اعلان کیا۔ ھمشاری نامی جریدے کا کہنا ہے کہ اس سے ہمارا مقصود مغرب کے دعویٔ آزادی اظہارِ رائے کا پتہ لگانا ہے، یہ ڈنمارک کے اخبار میں آپ ﷺ کے خاکے شائع کرنے کی جوابی کاروائی ہے۔ ہمشاری اخبار کے مطابق آسٹریلیا سے تعلق رکھنے والا خاکہ نویس 'مائیکل' آج کل تنقید کا شکار ہے، کیونکہ یہ بھی اس مقابلہ میں شریک تھا۔
- **۱۴رفروری۲۰۰۶ء:** ساؤتھ افریقہ میں دو اخبارات نے خاکے شائع کیے۔ فن لینڈ میں خاکے شائع کرنے والے اخبارات کے خلاف تحقیقات کا فیصلہ کیا گیا۔ پاکستان میں ہزار سے زائد مظاہرین نے کئی مغربی مصنوعات کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے صوبائی اسمبلی کو نقصان پہنچایا۔ اس دوران دو آدمی مارے گئے۔ اطالوی وزیر نے ایک ایسی ٹی شرٹ پہنی جس پر آپ ﷺ سے منسوب خاکے بنے ہوئے تھے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس یہ کارٹونوں والی ٹی شرٹ ہے جسے میں نے سب سے پہلے پہن کر مسلمانوں کو اشتعال دلایا ہے۔

◉ ۱۵رفروری۲۰۰۶ء: ایک انڈین ملاح کو اس کے ساتھی نے اس وقت موت کے گھاٹ اتار دیا جب اس نے خاکوں کے حوالہ سے کوئی بات کی۔ منیلا میں ڈنمارک کے سفارتخانے کے باہر مظاہرین نے پلے کارڈ (کتبے) اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا کہ اسلام کی توہین کرنے والوں کو قتل کیا جائے۔ انسانی حقوق کی علمبردار این۔ جی۔ اوز نے کارٹونز کے خلاف مقدمہ دائر کروایا۔

◉ ۱۶رفروری۲۰۰۶ء: یورپی یونین نے ایک قرارداد منظور کی جس میں خاکوں کو ناپسندیدہ فعل قرار دیا گیا۔ پارلیمنٹ نے مزید یہ بیان جاری کیا کہ ہم ڈنمارک اور اس طرح کے دوسرے ممالک جن کے اخبارات وغیرہ نے خاکے شائع کیے ہیں ہم ان کے ساتھ ہیں اس بیان میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ اگرچہ اس حرکت سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچی ہے تاہم وہ پرامن احتجاج کا حق رکھتے ہیں اور مزید یہ کہا کہ آزادئ اظہار رائے کو کسی پابندی سے ختم نہیں کیا جانا چاہیے۔ کراچی میں لگ بھگ چار ہزار مظاہرین نے مارچ کیا اور ڈنمارک کے وزیراعظم کا پتلا نظر آتش کیا۔

◉ ۱۷رفروری۲۰۰۶ء: پاکستان کے معروف عالم دین یوسف قریشی نے خاکہ نویس کو قتل کرنے والے کے لیے ایک ملین ڈالر اور ایک کار کے انعام کا اعلان کیا۔ اتر پردیش (انڈیا) کے منسٹر نے 11.5 ملین ڈالر کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انعام اس آدمی کے لیے ہے جس نے کسی بھی خاکہ نویس کو قتل کیا۔ بن غازی (لیبیا) میں ہزاروں مظاہرین نے ڈنمارک کے سفارتخانے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں گیارہ ہلاکتیں ہوئیں۔ بظاہر یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس حملہ کے پیچھے اطالوی منسٹر روبوٹ کا ہاتھ تھا جس نے ایک روز بعد استعفیٰ دے دیا تھا۔ تنزانیہ کے شہر دارالسلام میں ڈنمارک اور ناروے کے سفارتخانوں نے اپنے دفاتر مظاہرین کے خوف سے بند کردیے ہیں۔ مظاہرین کا حکومت سے یہ مطالبہ تھا کہ ۲۱ روز میں ان سفارتکاروں کو واپس بھیج دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو تنزینیا کے تمام مسلمان ڈنمارک اور ناروے کی تمام چیزوں کا بائیکاٹ کرنے کے ساتھ ان سے تمام سیاسی تعلقات ختم کردیں گے۔ موزنیک میں 'ساوانا' نامی اخبار نے آٹھ خاکے شائع کیے۔ ہانگ کانگ میں ہزاروں مسلمانوں نے خاکوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا۔

◉ ۱۸رفروری۲۰۰۶ء: لیبیا میں مظاہروں کے پریشر کی وجہ سے اطالوی منسٹر نے اطالوی وزیراعظم کے کہنے پر استعفیٰ دے دیا۔ نائب منسٹر نے روم کی مسجد اکبر کے دورہ کا اعلان کیا ہے۔ کوپن ہیگن میں تین ہزار مظاہرین نے پرامن احتجاج کیا۔ ان کا پیغام تھا کہ مذہب اور ثقافت کے معاملہ میں مسلمانوں سے مکالمہ کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ایسے کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر درج تھا کہ آزادئ اظہار کے ساتھ (دیگر مذاہب) کی عزت ضروری ہے اس امر کے لیے بردباری کی ضرورت ہے۔ مغربی نائیجیریا میں ساٹھ مظاہرین مظاہرہ کے دوران قتل کردیے گئے۔ ان مظاہرین نے عیسائی چرچ اور املاک کو نذر آتش کیا۔

◉ ۱۹رفروری۲۰۰۶ء: تقریباً چار ہزار مظاہرین نے انڈونیشیا جکارتہ میں امریکہ کے سفارتخانے کے دروازوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی، امریکہ کے جھنڈے نظر آتش کیے اور بھرپور امریکہ مخالف نعرے بازی کی۔ ترکی کے دارالحکومت استنبول میں فیلیسٹی پارٹی نے احتجاجی مظاہرہ کیا جس میں لاکھوں افراد شریک ہوئے۔

◉ ۲۰رفروری۲۰۰۶ء: ڈنمارک کے اخبار پولیٹکن نے لکھا کہ اکتوبر میں ۱۱سفیروں نے اپنے خط میں کہا تھا کہ وہ اسلام کے متعلق حالات حاضرہ میں اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ڈنمارک کے وزیراعظم نے دوبارہ کہا کہ خط میں صرف جے لینڈز پوسٹن اخبار کے خلاف کاروائی کرنے کا کہا گیا تھا۔پوپ نے لوگوں سے کہا کہ انہیں کسی بھی مذہب اور اس کے اشعار کی عزت کرنی چاہیے اور ایسی تمام باتوں سے احتراز کرنا چاہیے جس سے مذہبی احساسات مجروح ہوں۔

◉ ۲۱رفروری۲۰۰۶ء: عیسائیوں نے آنشتا کے شہر میں فسادات برپا کیے جبکہ مسلمانوں نے باؤچی شہر میں ہنگامہ کیا۔نائیجیریا ہی کے دوسرے شہر 'میڈوگری' میں فسادات ہوئے۔ان دونوں واقعات میں ۲۴لوگ ہلاک ہوئے۔اوآئی سی نے خاکوں کی وجہ سے ہونے والے جھگڑے اور ڈنمارک کے کارٹونسٹ کی موت کے فتووں کی مذمت کی۔ بیلارس کے اخبار ودأ نے ۱۲کارٹونز شائع کیے۔لتھوانیا کے صحافیوں اور ناشران کی جماعت برائے خلاقیات نے اپنے بیان میں کہا کہ محمد ﷺ کے خاکوں کی اشاعت لتھوانیا کے قانون اور صحافتی اقدار سے متصادم نہیں ہے۔کمیشن نے یہ فیصلہ بھی دیا کہ بی۔این۔ایس کے مطابق یہ خاکے مذہبی بنیادوں پر نفرت میں اضافہ کا باعث نہیں ہیں۔

◉ ۲۲رفروری۲۰۰۶ء: برٹش نیشنل پارٹی نے برطانیہ میں اپنی ویب سائٹ پر سخت خیالات کے اظہار کے ساتھ کارٹونز کی اشاعت کی اور انکی اس حرکت کو بڑی سیاسی جماعتوں نے تنقید کا نشانہ بنایا۔

◉ ۲۶رفروری۲۰۰۶ء: پچیس ہزار لوگوں نے پاکستان کے شہر کراچی میں احتجاج کیا اور'امریکہ مردہ باد'یورپی ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کرو جیسے نعرے لگائے۔ پولیس نے پاکستان کے شہر لاہور میں بھی درجنوں سخت مسلمانوں کو احتجاج سے روکنے کے لیے گرفتار کیا۔

◉ ۲۷رفروری۲۰۰۶ء: یورپی یونین نے پیر کے دن محمد ﷺ کے خاکوں کے خلاف افسوس کا اظہار کیا،لیکن ساتھ ہی یورپی مفادات کے خلاف ردعمل پر بھی افسوس کا اظہار کیا۔

◉ ۲۸رفروری۲۰۰۶ء: یونیورسٹی آف کیلیفورنیا،کیلیفورنیا کالج اور ریپبلکن کلب نے کارٹونز کی نمائش کی اور دہشت گردی کے خلاف دوسو سے زائد طلبہ نے احتجاج کیا۔

◉ یکم مارچ۲۰۰۶ء: سلمان رشدی، آیان ہرسی علی،تسلیمہ نسرین، برنارڈ ہنری لیوی، ارشاد مانجی،ابن ورق ان درجن بھر مصنفوں میں سے ہیں جنہوں نے فرانس کے ہفت روزہ اخبار چارلی ہبڈو میں اپنے ناموں کے ساتھ اسلامی اقدار کے خلاف بیان دیے۔اقوام متحدہ کی تنظیم بحالی برائے فلسطینی مہاجرین (یو این ڈبلیو آر اے) نے ڈنمارک کے سفیروں کو پرتشدد دھمکیاں ملنے کے بعد تمام سکنڈے نیوین شہریوں کو فلسطینی علاقوں کو چھوڑنے کا کہا۔ڈنمارک پولیس نے عوام کو مسلمان اقلیت کے خلاف مزید الزامات لگانے سے منع کر دیا اور کہا ڈنمارک کی سلمیت کیلئے اس کیس کی حقیقت تبدیل نہیں کی جائے گی۔۶۳فیصد فلسطینیوں نے خاکوں کے خلاف احتجاج کیا۔

◉ ۲رمارچ۲۰۰۶ء: بدنام زمانہ فرانسیسی اخبار چارلی ہبڈو فرانسیسی فلم کونسل کے خلاف مقدمہ جیتا جو کہ اخبار کی

بندش کے لیے کیا گیا تھا۔اخبار نے اس سال کے شروع میں محمد ﷺ کے کچھ اور خاکے بنا کر شائع کر دیے۔

- **۳/مارچ ۲۰۰۶ء:** چارلی ہبڈو میں شائع شدہ خاکوں کو جے لینڈز پوسٹن نے دوبارہ شائع کیا۔
- **۱۵/مارچ ۲۰۰۶ء:** لندن میں خاکوں کے خلاف مظاہرہ کرنے والے مظاہرین میں سے پانچ کو گرفتار کرلیا گیا۔
- **۱۷/مارچ ۲۰۰۶ء:** اس معاملہ پر ڈنمارک کی مسلم تنظیموں نے ڈنمارک کے خلاف اقوام متحدہ کے ادارہ برائے انسانی حقوق میں شکایت درج کروائی۔
- **۲۰/مارچ ۲۰۰۶ء:** ایک پاکستانی سٹوڈنٹ عامر چیمہ اخبار 'ڈائی ویلٹ' کے دفتر میں مسلح داخل ہوا اور راجر کوپن پر حملے کی کوشش کی جس پر برلن پولیس نے گرفتار کرلیا اور بعدازاں جیل میں تشدد کر کے شہید کر دیا۔ پاکستان میں اس کی نماز جنازہ میں پچاس ہزار لوگوں نے شرکت کی۔
- **۲۱/مارچ ۲۰۰۶ء:** ویلینز میں ایک چرچ نے اپنے ڈسٹری بیوٹرز سے درخواست کی کہ اس سے لاشعوری طور پر کارٹون چھپ گئے تھے لہٰذا اس اخبار کی تمام کاپیاں واپس کردی جائیں اور اس نے 'مسلم کونسل آف ویلز' سے اس واقعہ پر معافی مانگی۔
- **۲۲/مارچ ۲۰۰۶ء:** بحرین میں ایک اسلامی کانفرنس بلائی گئی جس میں جے لینڈز پوسٹن کے بار بار آپ ﷺ کے شائع کرنے کے متعلق بحث وتمحیص کی گئی۔حاضرین میں چوٹی کے سائنسدان اور بڑے بڑے علماء جن میں احمد اکری، اور رعید ہلیاہل جو کہ ڈنمارک کی ناموس رسالت کمیٹی کے عہدیدار ہیں، بھی شریک تھے۔
- **۲۹/مارچ ۲۰۰۶ء:** دارفور میں سویڈن کے قائم مقام وزیر خارجہ کیرن جیمٹین کا استقبال نہیں کیا گیا۔دارفور کے گورنر نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ یہ سویڈن حکومت کے ساتھ خاکوں کی اشاعت میں ملوث تھے۔تہران میں ایرانی انقلابی گارڈز نے خاکوں کے خلاف احتجاج میں زنجیر زنی کی۔امریکہ میں دو بڑے کتب خانوں بالڈر اور ویلڈن بکس اپریل اور مئی کے شمارے رکھنے سے انکار کر دیا۔کیونکہ ان میں متنازعہ خاکوں کو شائع گیا تھا۔
- **۳۰/مارچ ۲۰۰۶ء:** ڈنمارکی مسلم تنظیموں نے خاکوں کی اشاعت کے خلاف جے لینڈز پوسٹن کیخلاف مقدمہ دائر کیا جس میں دعوی کیا گیا کہ خاکوں کی اشاعت غیر قانونی ہے اور قابل مذمت ہے یہ مقدمہ ۲۶ اکتوبر کو خارج کر دیا گیا۔
- **۱۳/اپریل ۲۰۰۶ء:** سوڈان نے انسانی حقوق کے وفد کو دارفور جانے سے اس لیے روک دیا کہ خاکوں کی اشاعت کی وجہ سے وہاں جانا مناسب نہیں ہوگا۔
- **۱۵/اپریل ۲۰۰۶ء:** امریکن پیس طنز ومزاح کے مرکزی نیٹ ورک نے کارٹونوں کی جنگ 'پارٹ ون' نشر کیا تاکہ لوگ محظوظ ہوسکیں۔لیبیا کے راہنما معمر قذافی نے ایک جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ وہ لوگ جو محمد ﷺ پر تہمت لگا رہے ہیں حقیقتاً وہ اپنے ہی پیغمبر پر تہمت لگا رہے ہیں انہیں اب یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ دوستی چاہتے ہیں یا جنگ۔
- **۲۴/اپریل ۲۰۰۶ء:** اسامہ بن لادن نے ڈنمارک کی اشیاء کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا اور خاکہ نویسوں کو قتل

کرنے کا ٹاسک دیا۔

- ۱۲رمئی ۲۰۰۶ء: القاعدہ نے ایک ویڈیو پیغام میں یہ بات کہی کہ ڈنمارک، ناروے اور فرانس کو تباہ کردیا جائے اور یہاں خون کی ندیاں بہادی جائیں۔
- ۳۰رمئی ۲۰۰۶ء: اُردن کی عدالت نے دو صحافیوں 'جہاد ممانی' اور 'ہشام الخلیدی' کو پیغمبر ﷺ کے خاکے شائع کرنے کی پاداش میں جیل بھیج دیا۔
- جنوری ۲۰۰۷ء: لندن میں کارٹونز کی اشاعت کے خلاف ریلی میں عمران جاوید اور اس کے علاوہ تین اور آدمیوں کو گرفتار کرلیا گیا اوران کو چار تا چھ سال کی سزا سنائی گئی جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ریلی میں ایسے نعرے لگا رہے تھے جیسے وہ کسی کو قتل کرنا چاہتے ہوں۔
- ۷رفروری ۲۰۰۷ء: کلیر کالج آف کیمبرج کے ایک سٹوڈنٹ اخبار نے ایک کارٹون کی اشاعت کی۔
- ۸رفروری ۲۰۰۷ء: فرانس کے اخبار لبریشن نے آپ ﷺ کے کارٹونز شائع کیے
- ۳۰رمارچ ۲۰۰۷ء: اسلامی ممالک نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ مذاہب کی توہین کے خلاف کوئی باقاعدہ قانون سازی کی جائے تاکہ آئندہ ایسا کام نہ ہو۔
- ۱۳رجولائی ۲۰۰۷ء: ڈنمارک کی مسلم تنظیموں کو جب عدالتی شکست کا سامنا ہوا تو انہوں نے جے لینڈز پوسٹن کے خلاف بائیکاٹ کا فتوی جاری کیا۔
- ۱۲رفروری ۲۰۰۸ء: ڈنمارک کی پولیس نے بہت سے لوگوں کو پگڑی والا کارٹون بنانے والے کارٹونسٹ کو قتل کرنے کے شبہ میں گرفتار کیا۔
- ۱۳رفروری ۲۰۰۸ء: ڈنمارک کے بہت سے اخبارات بشمول جے لینڈز پوسٹن کے ایک دن پہلے ہونے والی گرفتاریوں کی خبر پر قابل اعتراض کارٹونز میں سے ایک دوبارہ شائع کردیا۔
- ۲۰رمارچ ۲۰۰۸ء: القاعدہ کے سربراہ اسامہ بن لادن نے ایک ویڈیو بیان میں اخبار EU کو دھمکی دی کہ آئندہ اس نے کارٹون شائع کیے تو نقصان کے ذمہ دار خود ہوں گے۔

قارئین!

کسی بھی قوم کے مہذب ہونے کی دلیل ہے کہ وہ اوّلاً تو کسی غیر اَخلاقی فعل کا ارتکاب نہ کرے، لیکن اگر کسی غلط فہمی کی بنیاد پر کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو پھر اس کو تسلیم کرے نہ کہ اس غلط کو صحیح ثابت کرنے کے دلائل دے۔ ڈنمارک کے پریس نے جب یہ توہین آمیز حرکت کی تو انہوں نے اس پر معذرت کے بجائے کسی شخصیت یا کتاب کی توہین کرنا اپنا بنیادی حق سمجھا جو کہ حقیقتاً ڈیڑھ ارب انسانوں کی حق تلفی ہے۔ افسوس تو باقی اقوام مغرب پہ ہے جو اتنی بھی اخلاقی جرأت نہیں رکھتے کہ کسی غلط کو غلط کہہ سکیں، بلکہ اس بارے میں مغرب کا عمومی رویہ متعصّبانہ اور غیر منصفانہ رہا ہے اور جن لوگوں نے اس واقعہ کی مذمت کی ان کا طرزِ عمل بھی یہ رہا کہ ڈنمارک بھی ناراض نہ ہوا اور مسلمان بھی خوش ہوجائیں۔ مغرب کی اس شرمناک فعل میں شرکت اور ڈینش پریس کی پشت پناہی انکے اسلام دشمن اور غیر مہذب ہونے کی بین دلیل ہے۔